Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے پاس استصواب سے انکار کی کوئی معقول وجہ نہیں

کشمیر میں رائے شماری مجلس اقوام کی نگرانی میں ہونی چاہیئے

لنڈن ۲۶ نومبر۔ لنڈن کا ایک ہفتہ وار جریدہ "اکونومسٹ" اپنے مقالہ افتتاحیہ میں رقمطراز ہیں۔ پاکستان پر جو جانتا ہے۔ کہ ہندوستان نے حیدرآباد پر بالجبر قبضہ کیا ہے۔ پنڈت نہرو کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا خاص کر اس وقت جب اسے کشمیر میں دوبارہ تشدد کے امکانات نظر آ رہے ہیں۔ جریدہ مذکور رقمطراز ہے۔ کہ ہمیں ہرگز کوئی ایسی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ کیوں نہ آنے والے موسم بہار میں کشمیر میں استصواب رائے عامہ مجلس اقوام متحدہ کی نگرانی میں کرایا جائے۔ اور اگر ہندوستان مجلس اقوام کی نگرانی پر رضامند ہو جائے۔ تو پھر اس بات کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کہ کونسا علاقہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کا ہے۔ اور کونسا آزاد کشمیر کا۔

اور اگر ہندوستان یہ کہے۔ کہ انتخابی مناقشات کو فرو کرنے کے لئے مجلس اقوام کی نگرانی ناکافی ہوگی۔ پھر بھی انتخاب کا آخری نتیجہ ہندوستان ہی کے حق میں جائے گا۔ جس کے پاس سب سے زیادہ گنجان آباد علاقے ہیں جن میں وادی کشمیر بھی شامل ہے۔ بہر حال کوئی بھی صورت حالات ہو۔ ہندوستان کے پاس استصواب سے انکار کرنے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں۔

چاٹگام کی بندرگاہ سے ہر روز پٹ سن کی پانچ ہزار گانٹھیں دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہیں

ڈھاکہ ۲۶ نومبر۔ آج کل چاٹگام کی بندرگاہ سے بیرونی ملکوں کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے پٹ سن کی پانچ ہزار گانٹھیں روزانہ باہر بھیجی جاتی ہیں۔ بیرونی ممالک کی پاکستان سے کل مانگ ۱۴ لاکھ گانٹھوں کی ہے۔ جیسے امید کی جاتی ہے۔ کہ اگلے ہفتے کے آخر تک پورا کر دیا جائیگا۔ چونکہ پٹ سن کی ہندوستانی مصنوعات کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ پاکستانی پٹ سن کے بھاؤ میں زیادتی ہو جائے گی۔ پٹ سن کے کاشتکاروں کو حکومت کے مقرر کردہ نرخوں کے مطابق دام ملنے یا نہ ملنے کا حکومت کی طرف سے خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ آج نارائن گنج میں پٹ سن بورڈ کے صدر غلام فاروقی نے اخبار نویسوں کو بورڈ کی کارگزاری کے متعلق معلومات بہم پہنچاتے ہوئے بتایا۔ کہ انہیں حکومت کی پٹ سن سے متعلقہ پالیسی کی کامیابی کی پوری امید ہے۔ مشرقی بنگال کے تمام کارخانے تیز رفتاری سے پٹ سن کی گانٹھیں باندھنے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ چونکہ ہندوستان نے اپنی مصنوعات کا نرخ بڑھا دیا ہے۔ اور پٹ سن پر دس روپے من محصول بڑھا دیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ ہمارے مال کا بھاؤ بڑھ جائے۔ آپ نے کہا۔ اس امر کی نگرانی کے لئے کہ کیا آڑھتی خام پٹ سن کے کاشتکاروں کو پورے دام دے رہے ہیں یا نہیں۔ صوبے کے اندر دورہ کرنے کے لئے خاص عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ ہم جلد ہی دیہات میں ایک اشتہارات تقسیم کرنے کی مہم جاری کریں گے۔ جس میں مختلف قسموں کی پٹ سن کے نرخ درج ہوں گے۔ آپ نے مزید کہا پٹ سن کے بورڈ کو لمبے عرصے کے منصوبے تیار کرنے کے اختیارات بھی دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے پیش نظر بہت سے تغیرات اور ترقیات ہیں۔ جن میں سے خام پٹ سن کے متعلق ایک تجربہ گاہ کا قیام غیر ملکی حالات سے باخبر رکھنے کے لئے دفتر کا قیام اور مشرقی بنگال میں پٹ سن کے کارخانوں کا قیام خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

آئینی کمیٹی کا دفتر کراچی ہوگا

کراچی ۲۶ نومبر۔ آج صبح بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کی رہبر کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں تمام شامل ہونے والے ممالک کے مشترکہ مقامات پر غور کرنے کے لئے ۱۰ سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ یہ کمیٹیاں کانفرنس کے دستور۔ بین الاقوامی مالی صورت حالات تجارتی تعلقات۔ معاملات حمل و نقل۔ مواصلات کے مسائل وزرعی لگانداری۔ صنعتی اور تعلیم وغیرہ کے معاملات پر غور کریں گی۔ اس کے بعد ایک آئینی کمیٹی کے ممبر نے یہ کہا۔ کہ کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک مستقل ادارہ اور ایک مستقل دفتر ہونا چاہیئے۔ جو فی الحال کراچی میں رہے گا۔

مختصر مگر اہم

کراچی ۲۶ نومبر۔ سعودی عرب کا جو وفد بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے آیا ہے۔ اس کے لیڈر مسٹر محمد عبداللہ علی رضا نے دارالسلام کی میمن مسجد کے لئے دس ہزار روپیہ بطور چندہ دیا ہے۔

لنڈن ۲۶ نومبر۔ جب سے اطالوی حکومت کے شمالی لینڈ کی سرپرستی سپرد ہوئی ہے۔ اطالوی وزارت خزانہ شمالی لینڈ کے لئے نئے سکے کے متعلق غور کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نئے سکے کو لیرا کی بجائے سمالی کہا جایا کریگا۔

ہانگ کانگ ۲۶ نومبر۔ جب سے اشتراکی رہنما وزے تنگ نے تبت کو آزاد کرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ اشتراکیوں کے تبت پر حملے کا ڈر بڑھ گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ماوزے تنگ نے اس اقدام کا بیڑا تبت کے بارہ سالہ سینچن لامہ کے پیغام پر اٹھایا ہے۔ جس میں اس نے درخواست کی ہے۔ کہ وہ تبت کے باشندوں کو غداروں کے ہاتھوں سے چھڑائے۔

لنڈن ۲۶ نومبر۔ کان کنوں کے بغیر کام کرنے والی برطانیہ کی پہلی کان زیر تعمیر ہے۔ کان کی زیر زمین آگ سے پکی جائیگی۔ جوں جوں یہ کوئلے پرتوں میں جلتی جائیگی اس سے گیس بنتی جائے گی۔

ہندوستان کی نئی حیثیت

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ آج ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی نے حکومت کے لئے نیا دستور پاس کر دیا۔ جس پر ۲۶ جنوری سے عمل ہونا شروع ہوگا۔ اس نئے دستور کی رو سے ہندوستان کی حیثیت دولت مشترکہ میں ایک آزاد خود اختیار حکومت ممبر کی سی ہوگی۔ اور اس کے بادشاہ کی حیثیت دولت مشترکہ کے صدر کی سی ہوگی۔ رائے شماری پر صرف مولانا حسرت موہانی نے مخالفت کی۔

ہندوستان پر الزام

ایٹلانٹا۔ ۲۶ نومبر۔ ریاست حیدرآباد کے سابق وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ نے ایک بیان میں ہندوستان پر الزام لگایا ہے۔ کہ ہندوستان نے ریاست پر خلاف انسانیت افعال سے قبضہ کیا ہے۔

ریڈیو سٹیشن لاہور کی صلاحیت

لاہور ۲۶ نومبر۔ بی۔ بی سی کے ڈپٹی ڈائریکٹر مسٹر نیول بابر نے پشاور روانہ ہونے سے پہلے برطانوی خبر رساں ایجنسی کے ایک نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ "ریڈیو پاکستان کے لاہور سٹیشن کے ڈائریکٹر اور سٹاف کی صلاحیت اور حسن کارکردگی سے بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے بہت زیادہ مشکلات کے باوجود نشریات کے مسائل پر قابو پا لیا ہے۔ کراچی اور لاہور کے دوران قیام میں مجھے بہت سی قیمتی تجاویز بتائی گئیں۔ جن پر عمل کرنے سے بی بی سی کے پاکستانی پروگرام میں بہت زیادہ مدد ملے گی۔ مسٹر نیول بابر جنوبی ایشیا کے اہم براڈکاسٹنگ سٹیشنوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ پاکستان کے دورے کے دوران میں آپ کے ہمراہ بی بی سی کے جنوبی ایشیا کے نمائندے مسٹر بریانی کیو براؤن کیو بھی ہیں۔ جمعرات کو بی۔ بی۔ سی کے ان نمائندوں نے ریڈیو پاکستان کے لاہور سٹیشن کے ڈائریکٹر کے ساتھ لنچ کھایا۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ پاکستان اور کامن ویلتھ کی کرکٹ کی ٹیموں کے غیر سرکاری میچ میں کامن ویلتھ کے سات کھلاڑیوں نے ۳۲۷ رنز بنائے۔ کل پاکستان نے پہلی کھیل میں کل ۱۷۶ رنز بنائے تھے۔

سرکاری اطلاع

لاہور ۲۶ نومبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مختلف محکموں سے ان امیدواروں کو ملازم رکھنے سے متعلق مکمل اطلاعیں فراہم کی جائیں۔ جو سرکاری خرچ پر بیرونی ممالک سے تربیت حاصل کرکے واپس پہنچ چکے ہیں۔ واضح رہے۔ کہ جولائی ۱۹۴۹ء میں تمام محکموں کے اعلیٰ افسروں کو احکام دیئے گئے تھے۔ کہ ایسی کوئی آسامیاں جن کی ٹریننگ کے لئے امیدواروں کو باہر کے ملکوں میں بھیجا گیا ہے۔ ان کی موجودگی میں مستقل طور پر پُر نہ کی جائیں۔

کراچی ۲۶ نومبر۔ آج ترکی کے سفیر مسٹر نابل بائی نے پاکستان کے گورنر جنرل کے روبرو اپنے سندات تقرر پیش کئے۔

کراچی ۲۶ نومبر۔ سعودی عرب کے بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کرنے والے وفد کے لیڈر سید علی رضا نے جو جدہ ایوان تجارت کے صدر ہیں۔ کہا ہے۔ کہ سعودی عرب کا وفد پاکستان اور دیگر تمام اسلامی ممالک کے اقتصادی ... سے کامل تعاون کریں گے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر [illegible] لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء ہے

تحریک جدید کا اچھا کام کرنے والوں کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائینگے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید کے دفتر اول کا پندرھواں سال اور دفتر دوم کا پانچواں سال ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ تحریک جدید کے مجاہد اور عہدہ داران جماعت مصروف عمل ہیں۔ کہ سال ختم ہونے سے پہلے وہ اپنے وعدوں کو نہ صرف سو فیصدی پورا کریں۔ بلکہ اضافہ کے ساتھ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں

عہدہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن عہدہ داران یا با اثر و رسوخ احباب نے احباب سے وعدوں کے لینے میں کوشش کی تھی۔ یا دوران سال میں وصولی چندہ تحریک جدید میں جدوجہد کی۔ ان کے نام دسمبر ۱۹۴۹ء کے پہلے ہفتہ میں حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیئے جائیں گے۔ اور وہ نام احباب کرام کی اطلاع کے لئے اخبار میں بھی شائع کر دئے جائینگے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ جماعتوں کے عہدہ داران ایسے اچھا کام کرنے والے احباب کے نام اور پتہ کی جہاں تک جلد ممکن ہو وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو اطلاع بھیج دیں۔ اگر کسی جماعت کی طرف سے وقت پر ایسی فہرست موصول نہ ہوگی۔ تو دفتر وکیل المال اپنے علم کے مطابق ایسے نام پیش کر دے گا۔ ایسی حالت میں اگر کسی دوست کا نام پیش ہونے سے رہ گیا۔ تو اس کی ذمہ واری مقامی جماعت پر ہوگی۔ پس احباب نہ صرف تحریک جدید کا چندہ ہی جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ بلکہ اچھا کام کرنے والوں کی فہرست بھی ارسال فرمائیں۔

کارکنان اور تحریک جدید کے براہ راست وعدہ کرنے والے احباب یہ بھی نوٹ فرمائیں کہ تحریک جدید کی جو رقوم دسمبر ۱۹۴۹ء کے پہلے ہفتہ میں ربوہ پہونچ جائیں گی۔ وہ ۳۰ نومبر کی میعاد کے اندر سمجھی جائیں گی۔

والسلام

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

پاداشِ عمل

اک روز پشیمان تو ہونا ہی پڑیگا
کیا ہنستے ہو آخر تمہیں رونا ہی پڑیگا

دانہ ہے عمل مزرعِ عقبےٰ ہے یہ دُنیا
ہے آرزوئے فصل تو بونا ہی پڑیگا

ہے خون شہیدوں کا جو دامن پہ تمہارے
تلخابۂ گریہ سے یہ دھونا ہی پڑیگا

بُہتان نہ پاکوں پہ لگاؤ ذرا سوچو
اک روز تمہیں قبر میں سونا ہی پڑیگا

بے ہوش جو محبوب تو میخانہ میں مت آ
تنویر یہاں ہوش تو کھونا ہی پڑیگا

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

ربوہ میں خرید شدہ زمین کی الاٹمنٹ اب انشاء اللہ تعالےٰ جلد شروع ہونے والی ہے۔ دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے صرف دس مرلے ایک کنال دو کنال اور ۴ کنال کے قطعات منظور ہوئے ہیں۔ اس لئے اس رقبے سے زیادہ یا کم رقبے کے کوئی قطعات موجود نہیں۔ اس کے علاوہ ۴ کنال۔ دو کنال۔ ایک کنال اور دس دس مرلے کے قطعات الگ الگ جگہوں پر ہیں۔ بعض دوستوں نے تین کنال یا پانچ کنال یا اس سے زائد زمین خرید کی ہے۔ ایسے دوست اطلاع دیں کہ وہ کس طور پر زمین لینا چاہتے ہیں۔ یعنی دو کنال کے قطعات کتنے درکار ہیں۔ ایک کنال کے کتنے قطعات درکار ہیں۔ اور دس مرلے کے کتنے قطعات درکار ہیں۔ تا اس کے مطابق الاٹمنٹ کی جا سکے۔ اسی طرح جن دوستوں نے تین کنال یا سات کنال خرید کی ہو۔ لیکن وہ چار چار کنال کے قطعات کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ مزید ایک ایک کنال موجودہ نرخ پر خرید کر اپنے یونٹ کو پورا کر لیں اگر کوئی دوست کسی رشتے دار کے ساتھ اکٹھے قطعات لینے کے خواہشمند ہوں۔ وہ بھی دفتر ہذا کو فوراً اس کی اطلاع دیں۔ تا الاٹمنٹ میں اسکو مدنظر رکھا جائے۔

بعض دوستوں نے ابھی تک اپنے نام پر ریزرو شدہ زمین کی پوری قیمت ادا نہیں کی۔ چونکہ ان دوستوں کی رقوم میعاد مقررہ کے اندر ادا نہیں ہوئیں۔ اس لئے دفتر اعلان کردہ شرائط کے مطابق ایسے سودے منسوخ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ لیکن بعض دوستوں کی درخواست پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ اجازت دی ہے کہ ایسے دوست جلسہ سالانہ تک یعنی ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء تک باقی رقوم ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ آخری رعایت ہے۔ اس تاریخ کے بعد تمام سودے جن کی پوری رقمیں وصول نہ ہونگی منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

اسسٹنٹ کمیٹی آبادی ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ـــــــ الفضل ـــــــ لاہور
۲۷ نومبر ۱۹۴۹ء

ایسی حالت میں کونسا طریق درست ہے

مودودی صاحب اپنے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" میں فرماتے ہیں:۔

"وہ (مسلم پارٹی) ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی۔ اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دیگی کہ اس مسلک کو قبول کریں جس میں ان کے لئے حقیقی فلاح مضمر ہے دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہوگی۔ تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دیگی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی"

اگرچہ ہم کئی بار "الفضل" میں اس حقیقت کو واضح کر چکے ہیں۔ کہ اسلام کی "الکتاب" قرآن کریم میں ایک سورت تو کیا ایک آئت بھی نہیں۔ ایک آیت تو کیا، ایک لفظ بھی نہیں۔ بلکہ اشارہ تک بھی نہیں۔ جس میں یہ کہا گیا ہو۔ کہ مسلم پارٹی لڑ کر یعنی تلوار کے زور سے غیر اسلامی حکومتوں کو مٹانے کی مجاز ہے۔ اور ہم یہ بار بار ثابت کرتے رہے ہیں کہ اسلام صرف ناگزیر حالات میں صرف ایسے حالات میں جبکہ غیر اسلامی حکومت تلوار کے زور سے اسلام کا نام دنیا سے مٹانے کی کوشش کرے تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ اور وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ جس حکومت کے خلاف ایسے حالات میں بھی تلوار کی لڑائی لڑی جائے۔ اسکے علاقہ سے پہلے ہجرت کر لی جائے۔ لیکن بفرض محال اگر مودودی صاحب کے مندرجہ بالا قول کے آخری حصہ کو صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے۔ اور یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ مسلم پارٹی کا فرض ہے کہ بزور بازو غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا کر اسکی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے۔ تو ایسی صورت میں بھی بقول خود مودودی صاحب یہ ضروری ہے کہ ایسی جنگجو بہادر اور شجاع مسلم پارٹی پہلے یہ دیکھ لے۔ کہ جس غیر اسلامی حکومت سے وہ ٹکر لینا چاہتی ہے۔ اور اسکو مٹا دینا چاہتی۔ اس سے نبرد آزمائی کی قوت اس میں ہے کہ نہیں۔

اگرچہ اس شرط کے لگانے سے مسلم پارٹی کی دیانت۔ پر خطرناک زد پڑتی ہے، اور وہ یہ کہ یہ کہنا کہ اگر اس میں طاقت ہوگی۔ تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی۔ اور اسکی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔ اس نتیجہ کا مستلزم ہے کہ جب اس میں طاقت نہ ہو تو غیر اسلامی حکومت کے مقابلہ میں وہ بھیگی بلی بنی رہے۔ اور جب طاقت حاصل کر لے تو شیر بن کر اس پر لہ بول دے۔ اور اس میں مسلم پارٹی کے متعلق جو ذم کا پہلو پیدا ہوتا ہے کتنا مکروہ ہے کیونکہ اس کا یہی مطلب ہے کہ اگر تم میں طاقت نہیں تو چپکے چپکے طاقت سمیٹنے میں مصروف رہو۔ جب طاقت ہو جائے۔ تو آنکھیں بدل کر مقابلہ پر نکل آؤ۔ یہ اسی طرح کی منافقت ہے۔ جو آج ہم مغربی جنگ زرگری میں دیکھتے ہیں۔ روس کہتا ہے میں تو کچھ نہیں کر رہا۔ امریکہ اور برطانیہ لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور امریکہ اور برطانیہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ روس خفیہ خفیہ زیادہ سے زیادہ طاقت سمیٹ رہا ہے۔ اور اس سے دنیا کے امن کو سخت خطرہ لاحق ہے خدا کے لئے ذرا انصاف کیجئے۔ کہ مودودی صاحب کا اس نام نہاد مسلم پارٹی کے لئے طاقت کی شرط لگانا کتنی منافقت کتنی حیلہ بازانہ کتنی فریب کارانہ اور کتنی مضحکہ خیز صورت حال کا منظر آنکھوں کے سامنے ابھار دیتا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ طاقت کا معیار کیا ہے؟ یعنی مسلم پارٹی کے پاس کتنی طاقت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ کامیابی کے ساتھ کسی غیر اسلامی حکومت کو تہس نہس کر سکے گی۔ اور اتنی طاقت جمع کرنے کے لئے کتنا وقت درکار ہوگا۔ ایک مصلحت اندیش پارٹی کے لیڈر کے لئے یہ سب عقدے حل کرنے ضروری ہوں گے۔ پھر کیا یہ ممکن نہیں ہے۔ جیسا کہ حقیقت میں خود مودودی صاحب کی پارٹی کے عمل سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کفر کی مادی طاقت کی بساط الٹنے کے لئے قیامت تک بھی، اتنی طاقت پیدا نہ ہو سکے۔ لہذا اہم ترین سوال یہ ہے کہ فرض کیجئے مسلم پارٹی کو ایسی طاقت جس سے غیر اسلامی حکومت کو تہس نہس کیا جا سکے۔ قیامت تک بھی حاصل نہیں ہوتی پھر کیا مسلم پارٹی قیامت تک جہاد کرے ہی نہیں ایسی صورت میں جہاد ملتوی ہوتے ہوتے کیا منسوخی کی صورت نہیں اختیار کر لے گا۔ پھر کیا جنگجو بہادر اور شجاع مسلم پارٹی کے حوصلے اندر اندر گھن لگ کر ختم نہ ہو جائیں گے؟

یہ صورت حال ہم نے اس لئے سامنے رکھی ہے۔ کہ اگر مسلم پارٹی کا فرض ہے۔ کہ وہ لڑ کر بھی غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے۔ تو "اگر اس میں طاقت ہوگی" کی شرط لگانا نہ صرف مکر و فریب ہے، بلکہ محض ایک چھلاوہ ہے۔ جو مسلم پارٹی کو ہمیشہ کے لئے ایک بے فائدہ اور بے کار ذہنی کشمکش میں گرفتار کئے رکھے گا۔ اور وہ کبھی کوئی قدم اپنی مفروضہ طریق کار کے مطابق بھی آگے نہیں بڑھا سکے گی۔ اور لڑ کر نظام باطل کو مٹانے کا مقصد کبھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکے گا۔ ہر وقت اس خیال کو پالتے رہنا کہ "اگر ہم میں طاقت ہو تو یہ کر دیں اور وہ کر دیں"۔ ایک ایسی ذہنی بیماری ہے۔ جس نے اکثر دنیا کی قوموں کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ اور ہم تاریخ عالم کے فانوس میں ایسے مناظر بکثرت دیکھ سکتے ہیں۔ اس عارضہ نے اکثر قوموں کی قوت عمل سلب کر لی۔ اور ان کو دنیا میں سامان عبرت بنا دیا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے بفرض محال مودودی صاحب کا من گھڑت اور غیر اسلامی نظریہ کہ مسلم پارٹی کو لڑ کر اسلامی حکومت قائم کرنے کی جدوجہد کرنی چاہیئے صحیح بھی مان لیا جائے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسی صورت میں جب مسلم پارٹی کی طاقت غیر اسلامی حکومتوں کے مقابلہ میں صفر کے برابر ہو کیا کرنا چاہیئے آیا اسکو اپنا وقت اسی ذہنی کشمکش میں گنوا دینا چاہیئے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یا اسکو مودودی صاحب کے مندرجہ بالا قول کے پہلے حصہ کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول کرنا چاہیے۔ یعنی

"وہ ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی۔ اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دیگی کہ اس مسلک کو قبول کریں۔ جس میں ان کے لئے حقیقی فلاح مضمر ہے"

مطلب یہ ہے کہ فرض کیجئے مودودی صاحب کا یہ نظریہ بھی درست ہے کہ اگر طاقت ہو تو لڑ کر اسلامی حکومت قائم کرنی چاہیئے۔ اور یہ حصہ بھی درست ہے۔ کہ وہ تمام ممالک کو اسلام کی دعوت دے۔ اب فرض کیجئے کہ ان دونوں صورتوں میں سے پہلی صورت یعنی لڑ کر اسلامی حکومت قائم کرنے کی طاقت مسلم پارٹی میں صفر کے برابر ہے اور حالات ایسے ہیں کہ جلد اتنی طاقت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جتنی کہ درکار ہے۔ ایسی صورت میں کیا یہ قرین مصلحت نہیں ہوگا۔ کہ ہم اپنا تمام زور دعوت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ اور طاقت والی شق اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اور اس خواہ مخواہ ذہنی کشمکش میں وقت ضائع نہ کریں؟

یہ ایک ایسا طریق ہے جس کی نظیر اسلامی تاریخ میں مفقود نہیں ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب تاتاریوں نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ تو گو اس وقت لڑنا ایک دفاعی اور صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق جائز تھا۔ مگر اس وقت کے علماء نے تلوار رکھ کر قرآن کریم کو ہاتھوں میں اٹھا لیا۔ اور تاتاریوں میں گھس گئے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیا جب تک فاتح کو مفتوح نہ کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دفعہ پھر اسلام نے وہ دنیاوی شان و شوکت بھی حاصل کر لی۔ جو اسکو پہلے حاصل تھی اور آخر اس کا خاتمہ ۱۹۲۴ء میں ترکوں کے ہاتھ سے جبکہ انہوں نے خلافت کو چلتا کیا۔ ہوا

آج سے قریباً ۶۰ سال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو وہی دعوت ایک بار پھر دی۔ اس وقت مسلمانان عالم کی کیا حالت ہو چکی تھی۔ اس کا یہاں ذکر کرنا تحصیل حاصل ہے۔ سب مسلمان جانتے ہیں۔ اور یہ حالت حقیقت پوچھو تو اس سے بھی بد تر تھی۔ جو تاتاری یورش سے مسلمانوں کی ہو گئی تھی۔ اور اس کا اثر اب تک قائم ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت دردمندانہ آواز میں مسلمانوں کو پکار کر ان کی ناگفتہ بہ حالت کی طرف توجہ دلائی۔ اور ان کو ایک ہی وہ تیر بہدف نسخہ اصلاح حال کا بتایا جو ایسے حالات میں ممکن تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ لڑ کر اسلامی حکومت قائم کرنے کا ناممکن خیال اپنے دل سے نکال دو۔ اور اس ذہنی بیماری سے خلاصی پا کر ہمہ تن تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ ایسے حالات میں جب کہ تمہاری مادی طاقت کا درجہ صفر سے بھی نیچے گر چکا ہوا ہے تم اسلام کی ذاتی قوت کی طرف آؤ اور اسکو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لو۔ اور اس شکار پر ٹوٹ پڑو۔ جو اتفاق زمانہ سے خود تمہارے گھر میں آ گیا ہے۔ مگر مسلمان علماء نے نہ صرف انکار میں سر ہی ہلا دیا۔ بلکہ الٹا اپنے ناصح مشفق پر لہ بول دیا۔ اور نعرے لگانے لگے "یہ جہاد کا منکر ہے یہ جہاد کا منکر ہے"۔ حالانکہ اس نے وقت کی دھڑکتی ہوئی نبض کے تقاضا کو پہچان کر انہیں "جہاد کبیر" کی طرف دعوت دی تھی۔ اس سے بڑھ کر کسی قوم کی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے کہ اس نے طبیب حاذق کی تو نہ سنی بلکہ ان کی سنی جو علم طبابت میں کچھ بھی درک نہ رکھتے تھے۔ جو بیمار کی نازک حالت کا کچھ بھی اندازہ نہیں کر سکتے تھے۔ جو وقت کی نبض تک نہ پہچان سکتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم نے کچھ بھی نہ کیا۔ نہ وہ جو مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اور نہ وہ جو ان خود ساختہ طبیبوں نے بتایا۔ یعنی نہ تبلیغ ہی کی اور نہ جہاد ہی کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم مغربی تہذیب کا شکار ہو گئی۔ اور اب خود وہی خود گمراہ اور گمراہ کن لوگ اسپر طنز و تمسخر کے "تیر و نشتر" آزما رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی اِسْمُہٗ اَحمد

(سلسلہ کے لئے دیکھیں (۷) الفضل ۲۳ نومبر)

تقریر ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ جو آپ نے اپریل ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی

پس اے دوستو! لوگو! اور بالخصوص اس خیالِ فاسدہ کے بانی شخص اپنے آقا کا فرمان گوش ہوش سے سن لیں۔ اگر ہر قسم کے دجالی خیالات اور گمراہ کن ارادے سے محفوظ رہ کر صالح اور نیک ارادے والے ہو کر حفاظت خداوندی میں آنا مدنظر ہے تو اس کی ایک ہی صورت امام وقت حضرت "مجدد اعظم" علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے کہ حضرت مسیح موعود کو وہی احمد نبی تسلیم کر لیا جائے جس کی خبر حضرت عیسےٰؑ نے دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ کیونکہ حضرت عیسےٰؑ نے اپنے جیسے اپنے مثیل اور اپنے ہم نام نبی کی بعثت کی خبر دی تھی۔ مگر ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ خود حضرت عیسےٰ کا مثیل کامل ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ کوئی آپ کو حضرت عیسےٰؑ کا کامل مثیل تسلیم کرتا ہے اور نہ خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کلیۃً کبھی مثیل عیسےٰ کہا۔ مگر برعکس اس کے جب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام امام وقت اور مہدی دوران کا ظہور ہوا تو خدا تعالیٰ نے کبھی آپ کو مثیل عیسےٰ کہا نہ صرف مثیل عیسےٰ کہا بلکہ خود آپ کا نام ہی عیسےٰ رکھ دیا اور ہم سب بھی مہدی دوران کو مثیل مسیح تسلیم کرتے ہیں۔ پھر حضرت مجدد دوران نے بھی مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے فرمایا:۔

(ا) "یہ عاجز مثیل مسیح ہے اور نیز موعود بھی ہے جس کے آنے کا وعدہ قرآن اور حدیث میں روحانی طور پر کیا گیا ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۳)

(ب) "وہ مسیح موعود جس کا آنا انجیل اور احادیث کی رو سے ضروری طور پر قرار دیا جا چکا ہے وہ اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آ گیا۔ اور وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا کی مقدس پیشگوئیوں میں پہلے کیا گیا تھا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۹)

(ج) :۔ ضرور تھا کہ آخری خلیفہ اس امت کا مسیح ابن مریم کی صورت مثالی میں آوے۔

(د)۔ آخری خلیفہ اس امت کا چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا حضرت مسیح کی صورت مثالی پر آئے گا

(ہ)۔ جبکہ قرآن شریف نے صاف صاف بتلا دیا کہ خلافت آسمانی کا سلسلہ اپنی ترقی اور تنزل اپنی جلالی اور جمالی حالت کی رو سے خلافت اسرائیل سے بکلی مطابق ومشابہ ومماثل ہوگا اور یہ بھی بتا دیا کہ عربی نبی امی مثیل موسیٰؑ ہے۔ تو اس ضمن میں قطعی اور یقینی طور پر بتلایا گیا کہ جیسے اسلام میں سر دفتر الٰہی خلیفوں کا مثیل موسیٰؑ ہے جو اس سلسلہ اسلامیہ کا سپہ سالار اور بادشاہ اور تختِ عزت کے اول درجہ پر بیٹھنے والا اور تمام برکات کا مصدر اور اپنی روحانی اولاد کا مورث اعلیٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایسا ہی اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان انا جعلناک مسیح بن مریم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا وکان اللّٰہ علےٰ کل شیءٍ قدیراً۔ (ازالہ اوہام)

(و): اور اس آنے والے (یعنی مثیل مسیح یا مسیح موعود ناقل) کا نام جو احمد رکھا گیا۔ وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنے کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسولٍ یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

(ز) :۔ آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۳)

(ح)۔ پھر فرمایا:۔

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کو
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا

۶۔ اسمہ احمد کی پیشگوئی میں آنے والے نبی کا نام احمد رکھ کر جو بات یہ بتائی گئی ہے کہ اس پیشگوئی کا مصداق وہی شخص ہوگا کہ جب وہ مبعوث کیا جائے گا تو ایک طرف تو وہ خدا تعالیٰ جس نے احمد نامی نبی کی خبر دی تھی وہ خود بتا دے گا کہ احمد نبی آ گیا۔ دوسری طرف وہ احمد نبی خود دعویٰ کرے گا کہ اس پیشگوئی کا مصداق میں ہوں۔

سوچنا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اگر اس پیشگوئی کا مصداق ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو تو ضرور بتانا چاہیئے تھا کہ احمد موعود آ گیا۔ پھر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اگر اس پیشگوئی کا مصداق ہوتے تو اللہ تعالےٰ کو تو ضرور بتانا چاہیئے تھا کہ احمد موعود آ گیا۔ پھر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دعویٰ کرنا چاہیئے تھا کہ اسمہ احمد کی پیشگوئی کے ماتحت میں احمد نبی ہو کر آ گیا ہوں۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے تو نہ تو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں آپ کا احمد نام سے تعارف کرایا اور نہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا تعارف خاص احمد نام سے کرایا۔ حالانکہ اس کے کئی مواقع تھے۔ مثلاً:۔

کلمہ توحید میں۔ کلمہ شہادت میں۔ اذان میں اقامت میں۔ درود شریف میں لوگوں کو خطوط لکھتے وقت کہیں تو اپنا نام احمد بتاتے لیکن جبکہ آپ نے کہیں اور کسی موقعہ پر بھی اپنا تعارف احمد نام کیساتھ نہیں کرایا اور پھر خدا تعالےٰ نے بھی آپکو لوگوں کے سامنے احمد نام کیساتھ پیش نہیں کیا۔ قرآن کریم اپنے تیس ۳۰ پاروں میں آپ کا نام احمد نہیں بتاتا تو پھر آپکو اسمہ احمد کی پیشگوئی کا صحیح مصداق کیسے اور کس دلیل سے سمجھا جائے۔

اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق تو وہی نبی ہو سکتا ہے کہ جب وہ مبعوث کیا جائے تو اول تو خدا تعالےٰ خود خبر دے کہ میں نے احمد کو بھیج دیا۔ پھر وہ احمد خود دعویٰ کرے کہ میں احمد رسول ہوں اور اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔

خدا کا احمد

چنانچہ جب احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے مبعوث فرمایا تو آپ پر الہام نازل کر کے فرمایا انا ارسلنا احمد الی قومہ کہ ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیج دیا۔ پھر فرمایا بورکت یا احمد اے احمد تو برکت دیا گیا۔ پھر فرمایا یا احمد فاضت الرحمۃ علےٰ شفتیک۔ اے احمد رحمت تیرے لبوں سے ٹپکتی ہے پھر گویا اصل پیشگوئی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ بشریٰ لک یا احمدی بنے اے میرے احمد بشارت تیرے ہی لئے تھی (یعنی مبشرا برسول والی بشارت)

اپنا دعویٰ

حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے خدائی بشارت اور الہامات کے مطابق خود بھی اس بات کا دعویٰ فرمایا یا ایھا الناس انی انا المسیح المحمدی وانی انا احمد المھدی کہ اے لوگو میں ہی مسیح محمدی اور میں ہی احمد مہدی ہوں۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۰) پھر فرماتے ہیں سمانی ربی احمد (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۰) میرا نام میرے رب نے احمد رکھا ہے فاحمدونی ولا تشتمونی۔ پس تم میری تعریف کرو اور مجھے گالی مت دو۔

جماعت کو ارشاد

حضرت احمد قادیانی علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(ا) تم خوب توجہ کر کے سن لو۔ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں

(ب) اب جاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔

(ج) اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے،

(د) جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کیلئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا تعالےٰ نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسمہ احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا۔ جو عیسےٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔

(ز) :۔ تم اسم احمد کے مظہر ہو سوچاہیئے کہ دن رات خدا کی حمد وثنا تمہارا کام ہو۔ اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو۔ (اربعین صفحہ ۲۳، ۲۷)

مبشر برسول کا مصداق

پھر حضرت اقدس احمد قادیانی علیہ السلام مبشراً برسول کی پیشگوئی کا اپنے آپ کو مصداق قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(ا) :۔ بعثت دوم جس کی طرف آیت کریمہ وآخرین منھم میں اشارہ ہے وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے جو اسم جمالی ہے جیسا کہ آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶)

(ب) :۔ یہ باریک بھید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت دوم میں جو تجلی اعظم جو اکمل اور اتم ہے وہ صرف اسم احمد کی تجلی ہے بار بار اس کتاب میں کہا گیا ہے کہ ہزار ششم اسم احمد کا مظہر اتم ہے جو جمالی تجلی کو چاہتا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ۱۵۶ تحفہ گولڑویہ)

(ج) :۔ جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں (۱) ایک بعثت محمدی جو جلالی رنگ میں ہے جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے۔ جس کی نسبت بحوالہ توریت قرآن شریف میں یہ آیت ہے محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ دوسرا بعثت احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

(د) :۔ اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳)

(ہ) :۔ آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ یہ تمام حوالجات نہایت وضاحت کے ساتھ ثابت کرتے ہیں کہ اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق حضرت احمد قادیانی ہی ہیں۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی محمد علی صاحب کیلئے لمحۂ فکریہ

(از جناب میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے لاہور)

مولوی صاحب! میں نے آپ کا مضمون مطبوعہ پیغام صلح مورخہ ۱۶ء صفحہ ۱۰ء ۹ غور سے پڑھا۔ آپ نے ناصحانہ انداز میں جماعت قادیان اور ہر مسلمان کو مخاطب فرمایا ہے جیسا کہ مضمون کی سرخی سے نمایاں ہے۔ مضمون پڑھنے سے پہلے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ آپ نے واقعہ میں کوئی بات ایسے طریقے پر بیان کی ہوگی جس میں ہمدردی اور محبت کا رنگ ہوگا۔ اور میں سمجھا تھا کہ شاید آپ کے دل میں اب سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور اُن کی جماعت کے لئے مخلصانہ روش اختیار کرنے کا میلان پیدا ہو گیا ہوگا۔ آپ کی عمر اس امر کی مقتضی بھی ہے کہ آپ اب ایسے طور طریقے اختیار فرماتے۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کا موجب اور آپکی عاقبت کے لئے کچھ بہتر زادِ راہ پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے۔ مگر آپ کا مضمون اس کے برعکس پایا۔ محترم مولوی صاحب! آخر یہ دار فانی کب تک آپ کو خوش رکھ سکے گا۔ آپ انصاف سے اپنے تحریر کردہ مضمون کو ایک بار پڑھیں۔ اور کسی شریف انسان کو جن کا کسی رنگ میں بھی جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہ ہو انصاف کے لئے دیدیں۔ اور اس سے فیصلہ طلب کریں۔ کہ کیا جماعت قادیان اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ جو آپ نے اپنے مضمون میں اختیار کر رکھا ہے۔ اور کیا آپ کی تبلیغ کا یہی طرز ہے۔ جو قرآن کریم اور اسوہ حضرت رسول کریم اور اسوۂ حضرت مسیح موعودؑ سے آپ نے حاصل کیا ہے۔ مضمون کے شروع میں آپ نے اپنی جماعت کے کام کو سراہا ہے یہ آپ کا حق ہے اس میں کوئی دخل دینے کا مجاز نہیں ہے ہر جماعت کا حق ہے کہ اپنے کام کو دنیا کے سامنے پیش کرے۔ اور لوگوں کو اس کام میں شامل ہونے کی دعوت دے۔ مگر اس کے مابعد جو روش آپ نے اختیار کی ہے وہ ناصحانہ ہے یا معاندانہ؟ کیا کسی نیک نصیحت کرنے سے پہلے۔ حق تبلیغ ادا کرنے سے بیشتر۔ کسی کو سیدھے راستے پر لانے کے لئے کسی انسان کو اس کی غلطیوں سے آگاہ کرنے اور اُس کو خدا تعالیٰ تک اپنے نظریہ کے مطابق پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو مطعون کیا جائے؟ اس کے بزرگوں کو برا کہا جائے اور اس کو اور اس کے ساتھیوں کو زیدی کہہ کر پہلے خوش کر لیا جائے تاکہ وہ لمحۂ فکریہ کو ضائع نہ ہونے دیں۔ مکرم مولوی صاحب! میں آپ کے مضمون پر کسی قسم کی بحث نہیں کرتا صرف اور صرف آپ سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ "بعض اشارے کہ مجھے جماعت قادیان کے ان مصائب میں ان کے ساتھ ہمدردی ہے۔ اور میں اظہار بھی کر چکا ہوں۔" کیا واقعہ میں یہ بات آپ کے دل سے نکلی ہے۔ کیونکہ ہمدرد انسان کے دل سے نکلی ہوئی بات اثر رکھتی ہے اور میرے دل پر آپ کی اس بات نے اُلٹا اثر پیدا کیا ہے وہ یہ کہ میں آپ کو اس اظہار میں عمل کے لحاظ سے مخلص اور سچا نہیں پاتا۔ پھر آپ نے مضمون میں صفحہ ۱ کالم نمبر ۱ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ غور سے دوبارہ پڑھ لیں۔ آپ فرماتے ہیں "اب یہ ظاہر ہے کہ جو باتیں اب جماعت قادیان کے اکابر کی نسبت زبان زد عام ہیں وہ کوئی ایسے الزام نہیں جو دشمن ان پر لگاتے ہوں۔ بلکہ ایسے الزام ہیں جو ان کے اپنے مخلص مرید اُن پر لگاتے ہیں۔ وہ مرید جو دنیا کو چھوڑ کر ہجرتیں کر کے قادیان آئے وہ مرید جنہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں اس سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ پھر وہ ایک دو نہیں۔ ۱۹۲۵ء سے لے کر بلکہ اس سے بھی بہت پہلے یہ الزامات برابر لگتے چلے آئے۔ اور شاید ایسے لوگوں کی تعداد بیسیوں سے زیادہ ہے جنہوں نے ایسے الزامات لگائے۔ اور آج ۱۹۴۹ء تک برابر یہ سلسلہ جاری ہے....."

آپ ان الزامات کو دہرا کر ہمیں جو جماعت قادیان سے تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرنا چاہتے ہیں یا اپنے آپ کو اور اپنے مخلص احباب کو خوش کر کے اپنی جماعت کی صداقت کو ان دلائل سے جو قادیان سے نکل کر احمدیہ بلڈنگس میں آنے والے انسانوں اور بزرگ علماء نے آپ کو مہیا کئے ہیں۔ استنباط کرنا چاہتے ہیں؟ اپنے مخالفین کو راہِ راست پر لانے کا یہ عجیب طریقہ بزرگان سلسلہ کا تو ہے نہیں! آپ کو کیا علم کہ مخلص مرید ہوتے بھی کیا ہیں۔ جس انسان کی نظر مرتد کو متقی۔ الزام لگانے والے کو مخلص اور مفسد کو مجاہد قرار دے۔ وہ نگاہ مخلصین اور جان نثاروں کو کیا پہچان سکتی ہے۔ آپ نے اپنی امارت میں جو مخلص دیکھے ہیں وہ اور قسم کے ہیں آقا محمودؓ کے غلام و فدائی دوسری قسم کے ہیں۔ کاش آپ نے ان کو آزمایا ہوتا ؎

گل کو گلشن پہ ہے ناز اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

آپ نے اپنے مضمون میں جماعت قادیان کو تو ڈرانا ہی تھا مگر حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے متعلق بھی خوب ارشاد فرمایا ہے۔ آپ اسی مضمون میں فرماتے ہیں "حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اولاد کے لئے اسی طرح تڑپ کر دعا کی تھی جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے مخدوم لوط کے لئے کی تھی۔ اور حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کے لئے کی تھی......"

جناب! کاش آپ اپنے علم کی بناء پر قرآن کریم کے مفسر ہونے کے زعم میں ایک مذہبی جماعت کے صدر ہونے کی حیثیت سے اتنا تو خیال کرتے کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی مبشر اولاد کے حق میں تڑپ کر کی ہوئی دعائیں کس طرح ان دعاؤں سے تعلق رکھتی ہیں جن کا ذکر آپ نے اپنے مضمون میں کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے بشارت دے دی تھی۔ کہ حضور کی اولاد ہرگز برباد نہ ہوگی۔ اس کے برعکس حضرت نوحؑ کو اطلاع کر دی گئی تھی کہ ان کا بیٹا برباد ہو جائیگا حضرت مسیح موعود کا کلام حضور کی اولاد کے حق میں ملاحظہ فرمایئے۔ اور اس پر غور فرمایئے۔ اور اگر یہ آپ کے خیال میں غلط ہے تو خدا را ایسے انسان کے متبع ہونے کا دعویٰ ترک کر دیجیئے اور ان کو دنیا کے سامنے مجدد اعظم کے طور پر پیش نہ کیجیئے۔ کیونکہ اس تحدّی کے ساتھ بیان کرنے کے بعد حضور کی اولاد کا (نعوذ باللہ) صحیح عقیدہ پر (خدانخواستہ) قائم نہ رہنا حضور کو مجدد اعظم تو ایک طرف رہا دنیا میں صالح انسان کی حیثیت سے بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ حضور کی تمام اولاد کا حضور کے اولوالعزم بیٹے کے ہاتھ پر جمع ہونا حضور کے صادق جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الاول (جو خود بھی سچے اور پاک تھے) کی تمام اولاد کا بھی اسی نور سے روشنی حاصل کر کے ان کی غلامی میں آجانا حضرت مسیح موعودؑ کے تمام نیک رشتہ داروں اور اقرباء کا حضور کے اسی فرزند دلبند کے ہاتھ پر بیعت کرنا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ وہ صادق ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

اب آپ حضور کی دعائیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی قبولیت کی بشارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تُو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر یہ تُو نے مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مِری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہُوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیّدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بِنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دیئے تُو نے مجھے یہ مہرِ تاباں
یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب
دکھایا تُو نے وہ اے ربِّ ارباب
کرم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سادہ اُردو میں حضورؑ کا کلام مرقوم ہے۔ اپنے فضلوں سے اللہ تعالیٰ نے پہلے اولاد کی بشارت دی۔ اور پھر اس کو پورا کیا ؎ کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد

مزید فرمایا بلکہ ؎ بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

اور بشارت کس قسم کی ہے۔ جو دل کی غذا ہے۔ یعنی اس سے اطمینان قلب ہو چکا ہے۔

مکرم و محترم! ذرا غور فرمایئے۔ اس قدر زبردست وعدوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کا (خدانخواستہ) صحیح راستہ سے بھٹک جانا حضرت مسیح موعودؑ کو کسی مقام صداقت پر کھڑا نہیں ہونے دیتا پس اس صادق برحق کی عزت کی خاطر حضور کی اولاد کے معاملہ میں مزید غور فرمائیں۔ اور نصیحت کرنے سے پہلے ناصح کے صحیح مقام کو پالیں۔ کسی کے بزرگ اور محبوب ہستی کی بے ادبی کر کے اس کے دل میں آپ محبت کے جذبات پیدا نہیں کر سکتے۔ خدا کے لئے خود بھی غور کیجئے اور سوچ بچار کا مادہ پیدا کریں۔ ہو سکتا ہے کہ نصیحت کرنے والا خود ہی ہمدردی کا محتاج ہو۔ بلکہ اس بلند اخلاق کو نہ سمجھتا ہو۔ جو اس کا مدمقابل باوجود ہزاروں الزامات سننے کے خود اور اپنے غلاموں کو یہ طریق کار بتاتا ہو کہ ؎

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشک تاتار

مشک تاتار اس لئے کہ اپنے مخالفوں کے گند و بُو کو بھی اپنی خوشبو کے پردہ میں ڈھانپ لے عیبوں سے چشم پوشی کرنے والے انسان کا مقابلہ کرنا غلطی ہے۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ محترمہ بڑے لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور روز بروز کمزوری بڑھ رہی ہے ہسپتال میں بھی داخل کرایا۔ مگر بیماری میں افاقہ کی بجائے صحت اور زیادہ گر گئی ہے احباب دردِ دل سے میری والدہ محترمہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد حمید احمدؐ (از لاہور)

قرص خاص:۔ مادہ تولید کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے۔ قیمت سو گولیاں ۱۰ روپے فہرست مفت منگوائیں۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں کانوں کی صنعت

(یہ جائزہ محکمہ برآمدات، معدنیات، حکومت پاکستان کے فراہم کردہ اعداد و شمار پر مبنی ہے)

پاکستان میں کانوں کی صنعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے .... ان ذرائع سے معدنیات کی آمد بڑھانے کے لئے نہایت تیزی سے کام کیا جا رہا ہے۔ جن معدنیات کو تجارتی پیمانے پر نکالا جا رہا ہے۔ ان میں کوئلہ، پٹرولیم، کرومائٹ، سرمہ، نمک، اسلیکا، گندھک کھریا اور چونے کا پتھر شامل ہیں۔

کوئلہ

پاکستان میں کوئلہ کی قلت ہے۔ یہاں تقریباً تیس ہزار ٹن ماہانہ کوئلہ نکلتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اس کا ماہانہ خرچ ۲ لاکھ ٹن ہے۔ پاکستان میں کوئلے کے سب سے بڑے ذخائر مغربی پنجاب میں جہلم، سرگودھا، اور میانوالی کے اضلاع میں ہیں۔ مغربی پنجاب میں کوئلے کے ۸۷ پٹے ہیں۔ جن میں سے ۳ حکومت کے زیر انتظام ہیں اور باقی انفرادی لوگوں کے پاس ہیں۔ حکومت دو اور پٹوں کو جو گلا خیل اور ملا خیل میں واقع ہیں اپنے انتظام میں لے رہی ہے مغربی پنجاب کی تمام کانوں سے تقریباً ۲۰۰۰۰ ٹن ماہوار کوئلہ نکلتا ہے۔

بلوچستان میں خوست شارغ اور سور رینج (Sore-Range) ساچھ درہ بولان اور ریاست قلات میں کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ اس صوبہ میں ۴۷ پٹے ہیں جن میں سے تین حکومت کے زیر انتظام ہیں اور باقی پرائیویٹ کمپنیوں کے پاس ہیں۔ بلوچستان میں کوئلہ کی اوسط پیداوار ۱۰۰۰۰ ٹن ماہانہ ہے۔

سندھ میں بھی کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ لیکن یہاں کا کوئلہ گھٹیا قسم کا ہوتا ہے۔ اس صوبہ میں کوئلے کے ۵ پٹے ہیں۔ جن سے تقریباً ۱۰۰۰ ٹن ماہوار کوئلہ نکلتا ہے

پٹرولیم

پاکستان میں پٹرولیم اور قدرتی گیس معلوم کرنے اور نکالنے کا کام زیادہ تر دو کمپنیاں کرتی ہیں۔ اٹک آئل کمپنی اور برما آئل کمپنی۔

اٹک آئل کمپنی: یہ کمپنی ۱۹۱۳ء میں قائم ہوئی اس نے ۳۲ کنوئیں کھودے جن میں سے ۸ میں تیل نکلا۔ اس وقت اس کمپنی کے پاس حسب ذیل پانچ علاقے ہیں۔ جن میں تیل نکالنے کا کام کیا جا رہا ہے یہ علاقے غیر منقسم پنجاب کی حکومت نے اسے دیئے تھے۔

(ا) کھوڑ ضلع اٹک یہ مقام پاکستان میں تیل نکالنے کی صنعت کی سب سے پہلی جگہ ہے اور یہاں ۱۹۲۰ء سے تیل نکالا جا رہا ہے۔ ۱۹۴۸ء میں اس علاقہ سے چالیس گیلن کے ۱۶،۱۹۴ پیپے اور ۱۹۴۹ء کے نصف اول میں ۱۹،۷۰۸ پیپے تیل نکلا۔

(ب) ڈھولیاں ضلع اٹک۔ اس جگہ ۱۹۳۹ء سے تیل نکلنا شروع ہوا۔ ۱۹۴۸ء میں یہاں ۱۴،۰۱ لاکھ پیپے اور ۱۹۴۹ء کے نصف اول میں ۱۴۷،۵۰۰ پیپے تیل نکلا۔

(ج) جویا میر ضلع جہلم: یہاں ۱۹۴۸ء میں ۱۰،۹۸۰ پیپے اور ۱۹۴۹ء کے نصف اول میں ۱۰۹،۶۸۷ پیپے تیل نکلا۔

(د) بالکسر ضلع جہلم: یہاں ۱۹۴۶ء میں کام شروع ہوا۔ ۱۹۴۸ء میں یہاں ۳۹۶۷۰۲ پیپے اور ۱۹۴۹ء کے نصف اول میں ۱۷۶۶۴۲ پیپے تیل نکلا۔

(س) میال۔ ضلع اٹک: اس علاقہ میں تیل نہیں نکلا۔ تین کنوئیں کھودے گئے۔ لیکن ناکامی ہوئی پاکستان میں ۱۹۴۸ء میں کل ۳،۴۲،۵۰۵ پیپے اور ۱۹۴۹ء کے نصف اول میں ۱۸۰،۱۵۴ پیپے تیل نکلا۔ اس سے ظاہر ہے کہ پاکستان میں تیل کی مجموعی پیداوار تیزی سے بڑھ رہی ہے اور توقع ہے کہ ۱۹۴۹ء کی مجموعی پیداوار ۱۹۴۸ء کی پیداوار سے دگنی ہو گی۔

برما آئل کمپنی: یہ کمپنی ۱۹۳۸ء سے بلوچستان سندھ اور مغربی پنجاب کے مختلف علاقوں میں تیل تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ اسوقت یہ کمپنی چکوال، مغربی پنجاب اور لکھرا سندھ میں کنوئیں کھود رہی ہے۔

چکوال میں کنواں نمبر ۲ کا کام فروری ۱۹۴۸ء میں شروع ہوا تھا۔ یہاں جون ۱۹۴۹ء میں ۸،۲۱۴ فٹ کی گہرائی پر تیل نکلا، اس کنوئیں سے ۲۵ جولائی ۱۹۴۹ء تک اوسطاً ۷ پیپے روزانہ تیل نکلا لیکن بعد میں اس سے اوسطاً ۲۸۰ پیپے روزانہ تیل نکلنا شروع ہو گیا۔

جولائی ۱۹۴۹ء میں اس سے ۴۲۵۶ پیپے (اوسطاً ۱۵۰ پیپے روزانہ) اور اگست ۱۹۴۹ء میں ۱۲،۳۸۶ پیپے (اوسطاً ۴۰۰ پیپے روزانہ) تیل نکلا ستمبر ۱۹۴۹ء کے نصف اول میں ۳۰۰ پیپے روزانہ کے حساب سے تیل نکلا۔ اس وقت برما آئل کمپنی کا پاکستان میں سب سے بڑا کام کراچی سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر لکھرا میں ہو رہا ہے۔ اس کنوئیں کی کھدائی اگست ۱۹۴۷ء میں شروع ہوئی تھی اور ستمبر ۱۹۴۸ء میں اس کی گہرائی ۲،۵۰۳ فٹ تک پہنچ گئی تھی ستمبر ۱۹۴۹ء کے نصف اول تک ۱۰،۵۷۶ فٹ گہرا ہو گیا۔ اس کھدائی کے دوران میں تین دفعہ گیس مل چکی ہے اس کنوئیں سے ابھی تک تیل برآمد نہیں ہوا ہے۔ حالانکہ ۱۰،۳۶۱ فٹ کی گہرائی پر آخری دفعہ جو گیس نکلی تھی اس سے کافی امید پیدا ہو گئی تھی۔ ۲۷ ستمبر سے اس کنوئیں کو دوبارہ کھودنا شروع کر دیا ہے

کرومائیٹ

کرومائیٹ ایک معمولی معدنی شے ہے جس سے کرومیم دھات نکلتی ہے جو کرومیم فولاد وغیرہ تیار کرنے میں کام آتی ہے۔ کرومائیٹ رنگ سازی الیکٹریکل اور میرین انجینئرنگ وغیرہ میں بھی استعمال ہوتی ہے، پاکستان میں کرومائیٹ بلوچستان کے ہندو باغ کے علاقہ میں پائی جاتی ہے۔

کرومائیٹ نکالنے کا کام میسرز بلوچستان کروم کمپنی نے ۱۹۱۴ء میں شروع کیا۔ اس کمپنی کے پاس ۳۳۴۰۸ ایکڑ کے علاقہ میں ۹۷ پٹے ہیں اس کی پیداوار مختلف سالوں میں مختلف رہی ہے ۱۹۴۲ء میں اس کی پیداوار تمام سالوں سے زیادہ یعنی ۴۰۰۰۰ ٹن کے قریب تھی ۱۹۴۸ء میں اس کی پیداوار صرف ۱۸۰۰۰ ٹن اور ۱۹۴۹ء کے نصف اول میں تقریباً ۸۰۰۰ ٹن تھی، چونکہ پاکستان میں کرومائیٹ صاف کرنے کی سہولتیں میسر نہیں۔ لہذا اس کی تمام پیداوار مختلف ملکوں مثلاً انگلستان، امریکہ، سویڈن وغیرہ کو برآمد کی جاتی ہے۔

سرمہ

سرمہ ایک نیلے اور سفید رنگ کی پپڑی دار بلوری ساخت کی نازک دھات ہے جو اور دھاتیں صاف کرنے میں استعمال ہوتی ہے اور مختلف قسم کے مرکبات میں سختی اور حل ہو جانے کی اہلیت پیدا کرنے کی غرض سے استعمال کی جاتی ہے۔ یہ دیا سلائیاں بنانے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ تمام دنیا میں سرمہ کی سالانہ پیداوار تقریباً ۳۰۰۰۰ ٹن ہے۔ پاکستان میں سرمہ کے ذخیرے ریاست چترال میں ۱۰۰۰۰ فٹ کی بلندی پر ملتے ہیں۔ میسرز چترال مائننگ کارپوریشن نے دوسری جنگ عظیم کے دوران میں ان ذخیروں سے دھات نکالی۔ اور بمبئی روانہ کی۔ تقسیم کے بعد سے کام بند ہے۔ ۱۹۴۷ء میں کل ۴۰۰ ٹن سرمہ پیدا ہوا۔ مرکزی حکومت ان ذخیروں سے تجارتی پیمانہ پر دھات نکالنے کے لئے غور کر رہی ہے۔

سلیکا ریت

سلیکا ریت، اسلیکا اور ریت مل کر بنتی ہے اسے گارے اور سیمنٹ میں استعمال کیا جاتا ہے نیز یہ بھٹیوں اور ریفریکٹریز کی استر کاری میں بھی کام آتی ہے۔ شیشہ اور مختلف قسموں کے رنگ بنانے کے لئے یہ چیز ایک ضروری جزو ہے سلیکا ریت مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں خصوصاً سندھ کے ایک مقام جنگ شاہی میں پائی جاتی ہے۔ یہاں سلیکا ریت کے کام کو ترقی دینے میں شیشہ ساز خاص طور سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ کیونکہ برطانیہ کی ایک فرم نے اس ریت سے بطور نمونہ جو شیشہ تیار کیا تھا۔ وہ درآمدی شیشہ کے مقابلہ کا ثابت ہوا۔

اندازہ کے مطابق جنگ شاہی میں ۲،۱۵،۰۰۰ ٹن سلیکا ریت ہے۔ جو شیشہ کی صنعت کے لئے بیس برس تک کافی ہو گی۔ لیکن ابھی یہ ریت صرف آٹھ سو ٹن سالانہ نکالی جا سکتی ہے۔

گندھک

گندھک زرد رنگ کی ٹھوس آتش گیر اور ٹوٹنے والی چیز ہے۔ جو دوسری چیزوں میں جلد مل سکتی ہے زیادہ تر اسی سے گندھک کا تیزاب بنتا ہے۔ جو ادویات، شکر، دھات، اور تیل صاف کرنے میں کام آتا ہے۔ کاغذ۔ لیدر۔ ربڑ کی صنعتوں نیز کھادوں اور غذائی مصنوعات میں گندھک استعمال کی جاتی ہے۔ یوں تو مغربی پاکستان کے متعدد علاقوں میں گندھک کی کانیں ہیں۔ لیکن اس کی خاص کان بلوچستان کے کوہ سلطان میں ہے جس سے گذشتہ جنگ کے زمانہ میں گندھک نکالی گئی تھی۔ اندازہ کے مطابق یہاں پچاس ہزار ٹن گندھک موجود ہے۔ یہاں بہتر تجارتی طرز پر کام کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے

کھریا مٹی

جس کیلسیم میں پانی کا جزو شامل ہو اسے کھریا مٹی کہتے ہیں اسے خاص قسم کا سیمنٹ، فائر پروف وال بورڈ، دیوار پر لگائے جانے والا وہ بورڈ جس پر آگ کا اثر نہ ہو، پلاسٹر پیرس، گندھک کا تیزاب، کیلسیم سلفیٹ اور چکنا کاغذ بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ مٹی بطور کھاد اور زمانہ حال کے گھروں میں سردی اور گرمی سے محفوظ رکھنے کے لئے بطور حاجز بھی استعمال ہوتی ہے پوری دنیا میں یہ ایک کروڑ ٹن نکالی جاتی ہے۔

پاکستان میں کھریا مٹی صوبہ سرحد، مغربی پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں نکالی جاتی ہے لیکن اس کے خاص مرکز مغربی پنجاب میں ہیں۔ جہاں اس کا ذخیرہ تین کروڑ ٹن سے زیادہ کا ہے اب تک اس جگہ ہر سال صرف سولہ ہزار ٹن کھریا مٹی نکالی جاتی ہے۔ مجموعی حیثیت سے ۱۹۴۷ء میں پنجاب سے ۱۵،۴۷۴ ٹن اور بلوچستان سے ۲۹۲ ٹن کھریا مٹی حاصل ہوئی۔ حکومت پاکستان اس قیمتی چیز کو بطور کھاد استعمال کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے ایک غیر ملکی مٹی کے ماہر کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونے کا پتھر

چونے کا پتھر وہ پتھر ہے جس میں کیلیشیم کاربونیٹ کی آمیزش اور جو جلائے جانے پر سفید کھاری مٹی (چونے) کی شکل اختیار کرلے۔ چونے کا پتھر چونے کی صنعت کے لئے ضروری ہے۔ یہ چاک (کھریا مٹی) اور کیلیشیم کاربائیڈ بنانے کے کام آتا ہے۔ مکانات کی تعمیر کے سامان، خالی جگہ بھرنے اور رنگنے کے کام میں بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔

چونے کا پتھر ۱۹۴۷ء میں مغربی پنجاب میں ۲۲۳۳۰۰ ٹن اور سندھ میں ۱۰۷۲۰۰ ٹن نکالا گیا۔ جبکہ ۱۹۴۸ء میں مغربی پنجاب میں ۱۲۸۱۶۶ ٹن اور سندھ ۱۲۰۲۸ ٹن نکالا گیا۔ اس پتھر کی زیادہ مقدار ملک میں سیمنٹ کے کارخانوں کے استعمال میں آجاتی ہے۔

نمک

سوڈیم کلورائیڈ یا نمک جس پر ہمارے کھانے کے ذائقہ کا دارومدار ہے۔ کھاری پانی کو خشک کرنے یا کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔ پاکستان میں کانوں سے نکلا ہوا نمک بہت پایا جاتا ہے۔ کیونکہ مغربی پنجاب میں کھیوڑا، وڑچھا، اور کالا باغ کی نمک کی کانیں ہیں صوبہ سرحد میں کرک، جٹہ اور بہادر خیل کی کانیں (جنہیں عام طور سے کوہاٹ کی کانیں کہا جاتا ہے) نہایت اچھے قسم کا ۹۹ فیصدی خالص سوڈیم کلورائیڈ) ساٹھ لاکھ من نمک پیدا کرتی ہیں جس میں ۳۲ لاکھ من نمک پاکستان ہی میں استعمال ہوتا ہے۔

ان کانوں میں چیف مائننگ انجینیئر نمک سالٹ رینج کی زیر نگرانی اور کلکٹر آف سنٹرل ایکسائز لاہور کے زیر انتظام کام ہوتا ہے۔ آخر الذکر محکمہ وزارت مالیات حکومت پاکستان کے شعبہ مالگزاری کے ماتحت ہے۔

پاکستان کے معدنی وسائل

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے معدنی وسائل کا مطلب ان نئے وسائل سے ہے جو بہت وسیع بتائے جاتے ہیں۔ لیکن جن میں سے اکثر کا پتہ نہیں چلا ہے۔ یا جن کا جائزہ نہیں ہوا ہے۔

پاکستان کا محکمہ طبقات الارض جو پورے پاکستان کا جائزہ لے رہا ہے وقتاً فوقتاً رپورٹیں شائع کرتا رہے گا۔ امید ہے کہ کام میں آنیوالی معدنیات جلد ہی کانوں سے نکالی جا سکیں گی اور حکومت ان کی مدد سے بڑی حد تک ملک کی صنعتی ترقی کر سکے گی۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اسلامی زندگی کے جذباتی اور وجدانی پہلو پر لیکچر

اس موضوع پر ابو الفضل خواجہ محمد لطیف صاحب انصاری ۲ر دسمبر ۱۹۴۹ء سے ۱۰ر دسمبر ۱۹۴۹ء تک روزانہ ٹھیک ۶½ بجے شب پلاٹ مکان ع ۴۸ پانڈو اسٹریٹ کرشن نگر لاہور میں روشنی ڈالیں گے (سید محمد النقوی امروہی)

میاں محمد دین ڈرائیور کہاں ہیں

قادیان میں، ایک صاحب میاں محمد دین ڈرائیور قوم راجپوت ہوتے تھے۔ وہ جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ یا اگر کسی اور دوست کو ان کا علم ہو وہ اطلاع دے کر ممنون کریں۔

اسی طرح اگر کسی دوست کو میاں عبدالرحمن عرف رولدو آف قادیان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو وہ بھی اطلاع دیکر ممنون فرمائیں

(مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور)

شاہ عالمی سکیم کے قطعات کی فروخت

لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی شاہ عالمی سکیم کے چند کاروباری وسکنی قطعات کی خرید کے لئے مجوزہ فارم پر ٹنڈر مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۴۹ء کو دو بجے بعد دوپہر تک ٹرسٹ کے دفتر واقعہ ۴۷ سی وی ہال لاہور میں مطلوب ہیں۔ ٹنڈر میں نرخ فی مرلہ درج کیا جائے۔ ٹنڈر فارم سر بمہر لفافہ میں بھیجا جائے۔ اس کے ہمراہ کاروباری قطعہ کی صورت میں مبلغ پانچ ہزار روپیہ اور سکنی قطعہ کی صورت میں مبلغ تین ہزار روپیہ نقد یا کسی منظور شدہ بنک کی عند الطلب رسید کی شکل میں بھیجا جائے۔ اصلی چیک قبول نہیں کئے جائیں گے۔

چیئرمین صاحب کو حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ کسی ٹنڈر کو وجہ دیئے بغیر نامنظور کر دیں۔

ٹنڈر فارم معہ تفصیلات متعلقہ قطعات برائے فروخت و شرائط بیع ٹرسٹ کے دفتر سے بعوض مبلغ ۸ روپے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سیکرٹری
لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ

فنتھ گریڈ ڈسپنسرز سرٹیفکیٹ کا امتحان

تحریری امتحان:-

تاریخ	وقت	سنٹر
۱۵ر دسمبر ۱۹۴۹ء	صبح نو بجے	(۱) کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور
؍؍	؍؍	(۲) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ملتان
؍؍	؍؍	(۳) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی

تقریری اور عملی

تاریخ	سنٹر
۱۶-۱۷ر دسمبر ۱۹۴۹ء	(۱) فارمیسی ڈیپارٹمنٹ کے۔ ای۔ میڈیکل کالج لاہور
۱۴ر دسمبر ۱۹۴۹ء	(۲) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ملتان
	(۳) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال راولپنڈی

(سرکاری اطلاع)

برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر برائے لاہور!

لاہور ۲۶ر نومبر۔ برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر برائے لاہور مسٹر ایل۔ ڈی جیمبر اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ کل شام پاکستان میل میں لاہور پہنچے۔ آپ مسٹر ہربوٹل ریڈ سے چارج لے رہے ہیں۔ جو مسٹر سٹیفنسن کی میعاد کے ختم ہو جانے کے بعد گذشتہ اکتوبر سے قائم مقام ڈپٹی ہائی کمشنر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ مسٹر جیمبر کی عمر ۳۵ برس ہے آپ نے ڈلیچ کالج میں تعلیم پانے کے بعد کلیر کالج کیمبرج میں کلاسیکی ادبیات کی تعلیم حاصل کی۔ آپ برما آفس اور کامن ویلتھ ریلیشنز آفس میں بھی کام کر چکے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اعلیٰ عطر

(دیسی) چنبیلی گلاب۔ حنا۔ مشک۔ گل شبو۔ گل سوسن۔ اعرابی۔ شام یشیراز۔ نرگس

(انگریزی) چنبیلی۔ گلاب۔ مشک شبو۔ سوسن نرگس۔ الوبون۔ شامی وغیرہ وغیرہ

دیسی فی تولہ چار روپے۔ انگریزی فی شیشی ۴ر علاوہ محصولڈاک

انڈین پرفیومری کمپنی ربوہ
ضلع جھنگ

نوٹس

یکم دسمبر ۱۹۴۹ء سے سی جار پہیوں سے چلنے والی گاڑی (خواہ کسی گیج کی ہو) سے دو روپے بطور ٹرمینل چارج وصول کئے جائیں گے۔ یہ رقم بک کئے سامان پر عائد شدہ فرائٹ چارج کے علاوہ ہوگی۔ مال خواہ مسافر گاڑیوں میں بک کیا گیا ہو۔ یا پارسل ایکسپریس گاڑیوں میں بک گیا ہو ٹرمینل چارج کے علاوہ مزید چارج ایک روپیہ پر مزید آٹھ آنے مقرر کیا گیا ہے۔

چیف کمرشل مینیجر!

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز قادیان حال سید مٹھا بازار لاہور کی تیار کردہ

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اٹھرا کا چالیس سالہ مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل خوراک پندرہ روپے ۱۵/-

نیز ہر قسم کے مجربات ملنے کا پتہ

حکیم عبدالقدیر کاغانی (سند یافتہ) سید مٹھا بازار لاہور

آرام دہ سفر لاہور سے سیالکوٹ

سفر کرنے کے لئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی پٹرول والی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ جو سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کے لئے شام کے پانچ بجے چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

حب اٹھرا: اسقاط حمل کا چالیس سالہ مجرب علاج۔ فی تولہ ۸/۱ مکمل کورس لینے ۱۲-۱۳ چودہ روپے: میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن مہاجرین جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کی خارجہ پالیسی کی وضاحت

انجمن مہاجرین جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کو قائم ہوئے قریباً دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران میں اراکین انجمن نے بارہا انجمن کی پالیسی کی وضاحت کی۔ لیکن میرے نوٹس میں آیا ہے۔ کہ تخریب پسند عناصر انجمن کی پالیسی کی غلط تشہیر کر رہے ہیں۔ یہ عناصر کچھ تو اپنی اقتدار انہ جنگ میں اپنا الّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ اور انجمن کے کام میں رخنہ اندازی اور رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ صحیح صورت حال سے عوام کو واقف کرنے کے لئے انجمن کی پالیسی کا ایک اور دفعہ اعلان کرنا ضروری ہے۔ جموں وکشمیر کے زعماء کی موجودہ پارٹی بازی۔ گروپ بندی اور جنگ اقتدار انہ میں انجمن قطعی غیر جانبدار رہے۔ کسی گروپ کی حمایت یا مخالفت میں انجمن یقین نہیں رکھتی۔ تاریخ کے اس نازک دور میں جبکہ ریاست کے تمام مسلمانوں کو بلا لحاظ فرقہ۔ پارٹی اور سیاسی عقائد کے استخلاص وطن کے لئے منہمک ہونا چاہیئے تھا۔ انجمن ہمہ قسم حرکات کو قوم وملت کے لئے سم قاتل سمجھتے ہوئے اس سے اپنی بیزاری کا اعلان کرتی ہے۔ انجمن کی نظروں میں کسی بھی بلاک۔ گروپ یا ان سے تعلق کسی شخص کی مخالفت انجمن کے نصب العین کے منافی ہے۔ انجمن استحکام پاکستان اور ریاست جموں وکشمیر کو استصواب یا جنگ کے ذریعہ پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے کی خاطر غیر مشروط ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہمہ تن تیار رہے۔ اور اس بات میں مکمل اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ کشمیر کے بغیر پاکستان اور پاکستان کے بغیر کشمیر کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ اس لئے ہر فرد ملت کی تمام تر کوششیں کشمیر کو ہر ممکن طریقہ سے پاکستان کے ساتھ وابستہ کرنے کے لئے وقف ہونی ضروری ہیں۔ انجمن ہر کشمیری مہاجر کی بلا لحاظ سیاسی و مذہبی عقیدہ کے خدمات کرنا اپنا فرض تصور کرتی ہے۔ مہاجروں کے آرام و آسائش۔ ان کی رہائش و ضروریات کی فراہمی کا سامان اور ان کے لئے روزگار مہیا کرنے کی کوشش کرنا انجمن کے اولین فرائض میں شامل ہے۔ اور انجمن آج تک پوری توجہ اور تندہی کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہے۔ یہ ہے مختصر الفاظ میں انجمن کی پالیسی جس پر انجمن کی ہر شاخ اور انجمن کے ہر رکن کا عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اگر انجمن کی کوئی شاخ یا کوئی رکن اس پالیسی کے خلاف کوئی حرکت کرے یا اس پر عمل پیرا ہونے سے قاصر رہے۔ تو اول الذکر صورت میں مرکز اور ثانی الذکر صورت میں مقامی انجمن انضباطی کارروائی کے تحت آئندہ کے لئے اس کا سد باب کرے گی۔ نیز عوام سے التماس ہے۔ کہ کسی شخص کی خواہ وہ انجمن کا رکن ہی کیوں نہ ہو۔ مذکورہ صدر پالیسی کے خلاف اقدام کو جماعت کی طرف نہیں۔ بلکہ اس شخص کی ذاتی حرکت اور پالیسی کی طرف منسوب فرمائیں۔

(خادم ملت خواجہ غلام نبی گلکار سکرٹری خارجہ انجمن مہاجرین جموں وکشمیر)

۴ ایک ایسی خوشحال ریاست قائم کرنا ہے جس کی بنیاد معاشرتی انصاف پر ہو۔

دنیا کا سب سے بڑا متنازعہ مسئلہ یہ ہے کہ زمین اور کاشت کے آلات کس کی ملکیت ہوں۔ اسلام نے اس کا آسان جواب یہ دیا ہے کہ زمین خدا کی ہے۔ یہ محض مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ اسلامی فلسفہ قانون کا بنیادی اصول ہے۔ جہاں یورپین قانونی ضابطوں میں سٹیٹ یا پولیس کا ذکر ہوتا ہے اسلام اس کی بجائے اللہ کا لفظ استعمال کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ زمین قبضے میں رکھنے کا کوئی طریقہ اسلامی یا غیر اسلامی نہیں ہے۔ جب اسلامی قوانین نافذ ہوئے تو مختلف ممالک میں حقوق اراضی کے مختلف طریقوں پر عمل کیا جاتا رہا ہے۔ اسلام کا اٹل اصول ہے کہ ان مسائل میں معاشرتی انصاف عوامی بہبود اور ریاست کے استحکام کو مدنظر رکھا جائے۔ ان ہی اصولوں پر آج بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔ اراضی کے حقوق تعین کرنے کے علاوہ ہر مسلمان ریاست کا فرض ہے کہ زراعت کو سائنٹیفک طریق پر فروغ دے۔

ضروری اعلان

نیا اڈا یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

اپنے کرم فرماؤں کی سہولت کے پیش نظر ہم نے اڈا لاہور کو چوک انارکلی کے بارونق تجارتی مرکز کے قریب متصل چوکی پولیس بیرون لوہاری گیٹ منتقل کر دیا ہے۔ مورخہ ۲۵ نومبر سے سرائے سلطان کی بجائے اسی نئے اڈا سے ہماری شاندار بسیں پنڈی بھٹیاں۔ چنیوٹ۔ سرگودھا و دیگر مقامات کیلئے لاہور سے مندرجہ ذیل اوقات پر چل رہی ہیں۔ ۵½ بجے صبح۔ آٹھ بجے صبح۔ ۱۰½ بجے صبح۔ ۱۲½ بجے دوپہر۔ اور ۲/۳۰ بعد دوپہر۔ انہیں اوقات پر سرگودھا سے بھی بسیں جانب لاہور روانہ ہوتی ہیں۔

مینیجر یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

اسلامی ملکوں کی یہ اقتصادی کانفرنس کسی ملک یا قوم کے خلاف نہیں بلائی گئی

وزیر اعظم پاکستان اور وزیر خزانہ کی افتتاحی تقریریں

دار الحکومت پاکستان عروس البلاد کراچی آج حقیقی معنوں میں دولہن بنا ہوا تھا۔ اسلامی ممالک کے نمائندے مختلف لباسوں میں کاروں میں مختلف اطراف میں چلتے پھرتے نظر آتے تھے اور ان کو دیکھ کر مسلمانوں کے چہرے گلاب کے پھول کی طرح کھل جاتے تھے اور ان کے سر پاکستان کی سربلندی کو دیکھ کر بارگاہ رب العزت میں اظہار تشکر کے لئے خود بخود جھک جاتے تھے۔ آج شام کراچی اسلامی تاریخ میں بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کی صورت میں ایک اہم باب کا اضافہ ہو رہا تھا۔ ایک وسیع چار دیواری کے اندر ایک عظیم پنڈال بنایا گیا تھا جس میں پانچ ہزار نشستوں کا انتظام تھا۔ اس پنڈال کی تعمیر پر ۱۸ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔ پنڈال کے اندر پلیٹ فارم پر اسلامی ممالک کے نمائندوں۔ غیر ملکی سفیروں معزز مہمان مبصروں اور اعلیٰ افسروں کی بیٹھک کا انتظام کیا گیا ہے۔ پلیٹ فارم کے سامنے ڈسکوں کا انتظام ہے۔ جو کانفرنس کے مندوبین کے لئے ہیں۔

اس کانفرنس میں جو اسلامی تاریخ کا اہم ترین واقعہ قرار دی جا سکتی ہے۔ اسلامی ممالک کے بہترین دماغ۔ اقتصادیات، صنعت، تجارت اور سیاست کے بہترین ماہر جمع ہو رہے ہیں۔ مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک اوقیانوس کے نیلگوں سمندر کی لہروں سے لے کر بحر الکاہل کی طوفانی موجوں کا ملاپ تھا۔

کانفرنس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے باقاعدہ طور پر شروع ہوئی۔

وزیر اعظم کی تقریر

پرزور تالیوں اور اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان وزیر اعظم پاکستان ڈاکٹر لیاقت علی خاں تقریر کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد فرمایا۔ آج اسلامی ممالک کے نمائندے اس جگہ اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ باہمی مشاورت اور تعاون سے اپنے اقتصادی، صنعتی، سیاسی اور معاشی مسائل کو حل کرنے کے لئے اور اسلامی ممالک کے درمیان قریبی اور گہرے روابط اور تعلقات استوار کرنے کے لئے ایک واضح لائحہ عمل مرتب کریں۔ اس کانفرنس کا مقصد وحید یہ ہے کہ اسلامی ممالک میں اپنی معاشی صنعتی اور اقتصادی حالت کا جائزہ لیں اور ان مسائل کو حل کرنے کے لئے ہم آپس میں مل بیٹھے ہیں۔ ہمارا یہ اجتماع کسی ملک یا طاقت کے خلاف نہیں۔ ہمارا یہ اتحاد کسی پر سیاسی دباؤ ڈالنے کے لئے نہیں۔ بلکہ ہم تو اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ آپس میں مل کر سر جوڑ کر سوچیں کہ اسلامی ممالک کی معاشی اقتصادی۔ صنعتی اور تجارتی ترقی کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور کس طرح اسلامی ممالک باہمی اتحاد و تعاون سے اپنے پیچیدہ معاشی مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا اس وقت دنیا کو جو معاشی مسائل درپیش ہیں اور ان مسائل کی وجہ سے دنیا کا امن ہر وقت متزلزل رہتا ہے ان مسائل کا حل مادی فلسفوں میں نہیں ہے بلکہ اس کا حل صرف اسلام نے پیش کیا ہے۔ اسلام ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک جامع حیات نظام زندگی پیش کرتا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم دنیا کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ بھٹکی ہوئی مادیت پرست اقوام اور ممالک کو امن کی حقیقت سے واقف اور باخبر کر سکتے ہیں۔ اسلام حقیقی مساوات کا علمبردار ہے۔ اسلام بلا امتیاز رنگ و نسل اور ملک وملت ہر قوم اور ہر انسان کو ترقی۔ خوشحالی اور فارغ البالی کے مواقع مہیا کرتا ہے۔

اس کے بعد بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر خزانہ پاکستان آنریبل مسٹر غلام محمد نے کہا۔ باہم ملنے کا احساس ہمارے دلوں میں بیحد مسرت پیدا کرتا ہے۔ مگر اس خوشی کو دنیا کو پرخطر حالات اور ہمارے مقاصد کی اہمیت نے سنجیدہ بنا دیا ہے۔ آج دنیا سخت ترین مشکلات میں گرفتار ہے۔ پرانا نظام ٹوٹ رہا ہے۔ معاشرت کا توازن ہر جگہ بگڑ رہا ہے اور مشترکہ مذہب مشترکہ نظریہ اور مشترکہ طرز زندگی کے علاوہ ہم میں جغرافیائی اتحاد بھی موجود ہے۔ بہت سے اسلامی ملک مسلسل خطہ ہائے ارض پر مشتمل ہیں سوائے انڈونیشیا کے عظیم بلاک کے جو آزادی کے پیدائشی حق کے حصول کیلئے مردانہ وار جدوجہد کر کے عروس کامیابی سے ہمکنار ہوا ہے۔

معاشی اور صنعتی لحاظ سے کم کمزور قومیں ہیں۔ ہمارے مقاصد سیدھے سادے اور ہر مرحلے قسم کے ہیں یہ انسانیت کا ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو غربت و افلاس سے دوچار ہے۔ ہمارے پاس قدرتی وسائل اور انسانی قوت موجود ہے جس سے اس وقت کام نہیں لیا جا رہا۔ اگر لیا جا رہا ہے تو غلط طور پر لوٹ کھسوٹ کے انداز میں۔

آپ نے کہا اگر ہمیں آنے والی جدوجہد کا مقابلہ کرنے کے لئے کم از کم وقت میں تیار ہونا ہے تو زرعی انقلاب اس کا بہترین طریق ہے۔ اگر زمین سے خاطر خواہ طور پر فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا تو ہمیں دلیرانہ اقدام سے کام لیتے ہوئے انقلاب پیدا کرنا چاہیئے۔ اسلام کا مقصد ۴